فتویٰ نمبر: 57713

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

کہ موجودہ حالات میں کروناوائرس کی وجہ سے مختلف حکومتوں نے لوگوں پر پابندی عائد کردی کہ وہ نماز جمعہ کیلئے مسجد نہ جائیں، سوال یہ ہے کہ ایسی پابندی عائد کرنا شرعاً جائز ہے؟

اگر کسی مسلم یا غیر مسلم ملک کے حکومت نے ایسی پابندی عائد کردی ہو تو وہاں کے مسلمان عوام جو شہر میں یا مضافات شہر میں رہتے ہیں کیلئے کیا شرعی ہدایات ہیں، کیا وہ نماز جمعہ ترک کردیں اور ظہر کی نماز پڑھیں یا اپنے اپنے گھروں، مارکیٹوں وغیرہ پر جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھ سکتے ہیں؟ برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں، شکریہ

المستفتی: عبداللہ

الجواب حامداً و مصلیاً

عام حالات میں مساجد کو بند کر کے لوگوں کو اس میں عبادت کرنے سے روکنا تو بہت بڑا گناہ اور جرم ہے، اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو بہت بڑا ظالم قرار دیا جو مساجد میں آنے سے لوگوں کو منع کرے اور اس کی ظاہری یا باطنی تخریب کی سعی کرے، چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (البقرة : 114)

ترجمہ : "اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں پر اس بات کی بندش لگادے کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ ایسے لوگوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان (مسجدوں) میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے، ایسے لوگوں کیلئے دنیا میں رسوائی ہے اور انہی کو آخرت میں زبردست عذاب ہوگا"۔

فتح القدير للشوكاني (1 / 153):

"والمراد بالسعي في خرابها: هو السعي في هدمها، ورفع بنيانها، ويجوز أن يراد بالخراب: تعطيلها عن الطاعات التي وضعت لها، فيكون أعم من قوله: أن يذكر فيها اسمه فيشمل جميع ما يمنع من الأمور التي بنيت لها المساجد، كتعلم العلم وتعليمه، والقعود للاعتكاف، وانتظار الصلاة ويجوز أن يراد ما هو أعم من الأمرين، من باب عموم المجاز".

اسلئے عام حالات میں تو کسی بھی شخص اور خصوصاً مسلم حکمرانوں کا مساجد کو بند کروا کر وہاں جمعہ اور جماعت پر پابندی عائد کرنا قطعاً درست نہیں، اور ملکی قانون جو قرآن وسنت پر مبنی ہے وہ بھی اسکی اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی تاریخ

اسلام میں اس کی کوئی نظیر ملتی ہے، بلکہ اس کے برعکس وبائی حالات میں مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ کے حضور توبہ و استغفار کا کثرت سے اہتمام کریں اور مساجد کو زیادہ سے زیادہ آباد کریں، چنانچہ قاضی عبد الرحمن القرشی الدمشقی الشافعی نے اپنے زمانہ میں 764ھ کے طاعون سے متعلق لکھاہے:

«وكان هذا كالطاعون الأول عمّ البلاد وأفنى العباد، و كان الناس به على خير عظيم: مِن إحياء الليل، وصوم النهار، والصدقة، والتوبة .... فهجرنا البيوت: ولزمنا المساجد، رجالنا وأطفالنا ونساءنا؛ فكان الناس به على خير".

(شفاء القلب المحزون في بيان ما يتعلق بالطاعون/مخطوط / للقاضى صفد محمد القرشي - ت: بعد ٧٨٠هـ-)

ترجمہ: "جب طاعون پھیل گیا اور لوگوں کو ختم کرنے لگا، تو لوگوں نے تہجد، روزے، صدقہ اور توبہ واستغفار کی کثرت شروع کر دی اور ہم مردوں، بچوں، اور عورتوں نے گھروں کو چھوڑ دیا ہے اور مسجدوں کو لازم پکڑ لیا، تو اس سے ہمیں بہت فائدہ ہوا"۔

اور اگر کوئی معروضی حالات ایسے ہوں جن میں وبائی صورتحال کی وجہ سے واقعۃً لوگوں کے بڑے اجتماعات کی وجہ سے ان کے درمیان وباء پھیلنے اور جانوں کے ضائع ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو اور مستند دیندار اور ماہر ڈاکٹر بھی اس کا مشورہ اور تجویز دے رہے ہوں تو بھی مساجد کو بالکلیہ بند کرنا جائز نہیں۔

البتہ حکومت کی طرف سے اگر نمازیوں کی تعداد محدود کرنے اور احتیاطی تدابیر بروئے کار لاکر جماعت کی اجازت دیدی جائے تو یہ بلاشبہ جائز ہے اور اس سے حکم قرآنی کی صراحۃً مخالفت بھی لازم نہیں آتی، اور ایسی صورت میں جتنے افراد کو مسجد میں جمعہ و جماعت ادا کرنے کی اجازت ہو وہ مسجد میں پنجگانہ نماز اور جمعہ ادا کریں۔

و في بدائع الصنائع: وأما بيان من تجب عليه الجماعة: فالجماعة إنما تجب على الرجال، العاقلين، الأحرار، القادرين عليها من غير حرج۔اھ (155/1)۔

و في الشامية: (قوله ولا على من حال بينه وبينها مطر وطين) أشار بالحيلولة إلى أن المراد المطر الكثير كما قيده به في صلاة الجمعة. وكذا الطين وفي الحلية. وعن أبي يوسف: سألت أبا حنيفة عن الجماعة في طين وردغة. فقال: لا أحب تركها. وقال محمد في الموطأ: الحديث رخصة، يعني قوله - صلى الله عليه وسلم - «إذا ابتلت النعال فالصلاة في الرحال» والنعال: هنا الأراضي الصلاب وفي شرح الزاهدي عن شرح التمرتاشي: واختلف في كون الأمطار والثلوج والأوحال والبرد الشديد عذرا وعن أبي حنيفة: إن اشتد التأذي بعذر قال الحسن: أفادت هذه الرواية أن الجمعة والجماعة في ذلك سواء۔اھ (555/1)۔

عمدة القاري شرح صحيح البخاري (6 / 146):

"وكذلك ألحق بذلك بعضهم من بفيه بخر، أو به جرح له رائحة، وكذلك القصاب والسماك والمجذوم والأبرص أولى بالإلحاق، وصرح بالمجذوم ابن بطال، ونقل عن

سحنون: لاأرى الجمعة عليه، واحتج بالحديث. وألحق بالحديث: كل من آذى الناس بلسانه في المسجد، وبه أفتى ابن عمر، رضي الله تعالى عنهما. وهو أصل في نفي كل ما يتأذى به".

تاہم اگر حکومت کسی طرح بھی مساجد میں آنے کی اجازت دینے کیلئے آمادہ نہ ہو اور لوگوں کے مساجد میں آنے پر بالکلیہ پابندی عائد کی گئی ہو تو ایسی صورتحال میں اولاً تو مسلمانوں کے با اثر افراد پر لازم ہے کہ حکومتی ذمہ داروں کو اس عمل سے باز رکھنے کی کوشش کریں، لیکن اگر ان کی کوشش کامیاب نہ ہو سکے اور حکومت اس وبا کی حقیقی صورتحال سے واقفیت اور عوام کی خیر خواہی کے پیش نظر اس پر آمادہ نہ ہو تو ایسی مجبوری کی صورت میں لوگ نماز پنجگانہ اپنے مقامات پر مختصر گروپوں کی صورت میں باجماعت یا اس سے بھی معذوری کی صورت میں تنہا ادا کریں۔

الفتاوى الهندية (1 / 148): "(ومنها الجماعة) وأقلها ثلاثة سوى الإمام".

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2 / 154): "(قوله: وعدم خوف) أي من سلطان أو لص، منح".

جبکہ ایسی صورتحال میں نماز جمعہ کے متعلق حکم کی تفصیل یہ ہے کہ :

- جمعہ کی نماز میں چوں کہ مسجد کا ہونا شرط نہیں ہے؛
- اور خطبہ پڑھنے کیلئے منبر پر کھڑا ہونا ضروری نہیں؛
- اور درمیانی بیٹھک کیلئے کرسی بھی کافی ہے؛
- نیز صحت جمعہ کیلئے اردو تقریر بھی لازم نہیں ہے؛
- چنانچہ گھر میں یا کسی اور جگہ عام اجازت دیکر امام کے علاوہ کم از کم تین مقتدی جمعہ پڑھ لیں تو جمعہ کی نماز صحیح ہو جائے گی؛

لہٰذا اذانِ ثانی کے بعد مختصر خطبہ جو حمد و صلوٰۃ (مثلاً "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم") اور قرآن کریم کی ایک دو آیات پر مشتمل ہو، کافی ہے، اس کے بعد دو رکعت نمازِ جمعہ پڑھ لیں اور سنتوں کیلئے منتشر ہو جائیں۔

كما فی مسند الشافعیؒ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمْحَى وَلَا يُبَدَّلُ» وَفِي بَعْضِ الْحَدِيثِ: «ثَلَاثًا».اھ (70/1)-

و فی الدر المختار: (هي فرض) عين (يكفر جاحدها) لثبوتها بالدليل القطعي كما حققه الكمال وهي فرض مستقل آكد من الظهر-الخ (137/2)-

و فی الشامية: (قوله بالدليل القطعي) وهو قوله تعالى - {يا أيها الذين آمنوا إذا نودي للصلاة من يوم الجمعة فاسعوا} [الجمعة: 9] الآية - وبالسنة والإجماع (قوله

كما حققه الكمال) وقال بعد ذلك وإنما أكثرنا فيه نوعا من الإكثار لما نسمع عن بعض الجهلة أنهم ينسبون إلى مذهب الحنفية عدم افتراضها، ومنشأ غلطهم قول القدوري ومن صلى الظهر يوم الجمعة في منزله ولا عذر له كره وجازت صلاته وإنما أراد حرم عليه وصحت الظهر لما سيأتي (قوله آكد من الظهر) أي لأنه ورد فيها من التهديد ما لم يرد في الظهر، من ذلك قوله - صلى الله عليه وسلم - " «من ترك الجمعة ثلاث مرات من غير ضرورة طبع الله على قلبه» رواه أحمد والحاكم وصححه، فيعاقب على تركها أشد من الظهر ويثاب عليها أكثر ولأن لها شروطا ليست للظهر تأمل-اه (137/2)-

و فى الدر المختار: (و) السادس: (الجماعة) وأقلها ثلاثة رجال (ولو غير الثلاثة الذين حضروا) الخطبة (سوى الإمام) بالنص لأنه لا بد من الذاكر وهو الخطيب وثلاثة سواه بنص - {فاسعوا إلى ذكر الله} [الجمعة: 9]-اه (151/2)-

الفتاوى الهندية (1 / 146):

"الإمام إذا منع أهل المصر أن يجمعوا لم يجمعوا، قال الفقيه أبو جعفر - رحمه الله تعالى -: هذا إذا نهاهم مجتهدًا بسبب من الأسباب وأراد أن يخرج ذلك الموضع من أن يكون مصرًا، فأما إذا نهاهم متعنتًا أو ضرارًا بهم، فلهم أن يجتمعوا على رجل يصلي بهم الجمعة، كذا في الظهيرية".

و فى الهندية: ا ولو تعذر الاستئذان من الإمام فاجتمع الناس على رجل يصلي بهم الجمعة جاز، كذا في التهذيب.(الى قوله) الإمام إذا منع أهل المصر أن يجمعوا لم يجمعوا قال الفقيه أبو جعفر - رحمه الله تعالى - هذا إذا نهاهم مجتهدا بسبب من الأسباب وأراد أن يخرج ذلك الموضع من أن يكون مصرا فأما إذا نهاهم متعنتا أو ضرارا بهم فلهم أن يجتمعوا على رجل يصلي بهم الجمعة، كذا في الظهيرية-اه (146/1)-والله تعالى اعلم بالصواب-

كتبه : عطاءالله عفی عنہ

رفیق دارالافتاء

جامعہ بنوریہ عالمیہ، سائٹ کراچی پاکستان

4/شعبان المعظم/1441ھ – مطابق– 29/مارچ/2020م

الجواب صحیح
بندہ سلیم اللہ کان اللہ لہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۴۴۱/۸/۴ھ

الجواب صحیح
بندہ ... عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
۴/شعبان ۱۴۴۱ھ

دار الافتاء
۸۴۲۱۳ھ
۱۴۴۱/۸/۴

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

29-03-2020